Regd No-L. 5254

219

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

لاہور

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/-

یوم سہ شنبہ ۔ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۷ فتح ۱۳۳۳ھش ۔ ۷ دسمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۲۱۹

## تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نئی عمارت کا افتتاح

### کالج کے طلباء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پُر معارف خطاب

ربوہ ۶ دسمبر۔ آج صبح امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر ایک نہایت ہی پروقار و موثر تقریب میں کالج کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور اسی طرح اپنے کالج کی روایات کو برقرار رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر وہ اسلامی ضابطہ اخلاق کو جو ہر قسم کے فرقہ وارانہ اختلافات سے بالا ہے، اپنا شعار بنا لیں۔ اور اسی طرح اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں رنگین کر لیں۔ تو پھر ان میں سیرۃ و کردار کی وہ حالت پیدا ہو جائے گی۔ کہ جو انہیں صحیح معنوں میں ملک و قوم کا معمار کہلانے کا مستحق بنا دے گی۔ اور ان کے نفع رساں وجود قومی زندگی میں ایک انقلاب عظیم برپا کرنے کا موجب بن جائیں گے۔ اس ضمن میں حضور نے علم کی تعریف حصول علم کے ذرائع اور پھر قول و فعل میں مطابقت کی اہمیت پر نہایت لطیف پیرائے میں روشنی ڈالی۔ حضور کی یہ پُرمعارف تقریر ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ جس میں حضور نے قرآن کریم کی روشنی میں علم کے ہر شعبے کی اہمیت کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا

اس تقریب میں صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر بزرگان سلسلہ کے علاوہ جامعہ احمدیہ، جامعۃ المبشرین، تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور مرکز کے دیگر تعلیمی اداروں کے ممبران اسٹاف بھی شریک ہوئے۔ نیز گورنمنٹ کالج سرگودھا اور اسلامیہ کالج چنیوٹ کے بعض ممبران اسٹاف اور پرنسپل صاحبان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ٭٭

## غیر امریکی سائنسدانوں کو تابکاری کی تحقیقات کی تربیت

واشنگٹن ۶ دسمبر امریکہ کے ایٹمی طاقت کے کمیشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگلے موسم بہار سے امریکی سائنسدان بیرونی سائنسدانوں کو تابکاری کی تحقیقات کی تربیت دینا شروع کریں گے۔ یہ تربیت صدر آئزن ہاور کے ایٹمی طاقت کو پُرامن مقاصد میں استعمال کرنے کے منصوبہ کے تحت دی جائے گی۔

## مسٹر یوشیدا کے خلاف تحریک عدم اعتماد

ٹوکیو ۶ دسمبر جاپانی پارلیمنٹ کے ایوان زیرین میں تین مخالف پارٹیوں نے آج وزیر اعظم مسٹر یوشیدا اور حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی۔ اس تحریک پر کل بحث ہوگی۔

## مغربی برلن کے انتخابات

بون ۶ دسمبر۔ مغربی برلن کے انتخابات میں چانسلر ڈاکٹر ایڈینیور کی مخالف سوشلسٹ ڈیموکریٹک پارٹی کو ایک کلی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ اسے ۶۴ نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر ایڈینور کی کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی کو ۴۴ اور فری ڈیموکریٹک پارٹی کو انیس نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔

٭٭ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُرمعارف تقریر کا تفصیلی خلاصہ اور اس عظیم الشان افتتاحی تقریب کا مفصل حال کل کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔

# سندھ چیف کورٹ میں گورنر جنرل کے حکم کے خلاف درخواست کی سماعت شروع ہو گئی

## عدالت کو اس درخواست کی سماعت کا کوئی اختیار حاصل نہیں۔ ایڈووکیٹ جنرل پاکستان کا موقف

کراچی ۶ دسمبر۔ گورنر جنرل کے ۲۴ اکتوبر کے فرمان کے خلاف مسٹر تمیز الدین نے سندھ چیف کورٹ میں جو درخواست دی تھی۔ عدالت کے فل بنچ نے آج اس کی سماعت شروع کی۔ اس بنچ میں چیف جسٹس کانسٹنٹائن، جسٹس آغا جسٹس ویلانی، جسٹس بچل اور جسٹس میمن شامل ہیں۔ سائل کی نمائندگی مسٹر چند ریگر نے کی۔ ان کی مدد مسٹر شریف الدین کر رہے تھے۔ مدعا علیہم کی نمائندگی ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے کی۔ اور ان کی مدد کے لئے مسٹر منظور قادر موجود تھے۔

سائل نے دعوےٰ کیا ہے کہ نافذ شدہ قانون کے تحت گورنر جنرل کو مجلس دستور ساز کے توڑنے کا کوئی اختیار نہیں۔ مجلس دستور ساز ایک خود مختار ادارہ تھی۔ اور وہ صرف اسی صورت میں ٹوٹ سکتی تھی۔ کہ جب اس کے دو تہائی ممبر اسے توڑنے کی قرارداد منظور کر لیتے۔ دستور ساز اسمبلی کے منظور کردہ قوانین پر گورنر جنرل کی منظوری ضروری نہیں۔ دستور ساز اسمبلی جو بل منظور کرے اس پر صرف صدر کے دستخط کافی ہیں۔ اور وہ بل صدر کے اختیارات سے گزٹ میں شائع ہونے کے بعد قانون بن جائے گا۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گورنر جنرل کو وفاقی مجلس قانون ساز کو توڑنے کا بھی کوئی حق حاصل نہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رو سے اسے اس سلسلہ میں جو اختیار حاصل تھا۔ وہ ۱۹۴۷ء کے عارضی دستور کے تحت ختم ہو گیا۔ موجودہ مجلس وزراء اور خاص طور پر ان وزراء کے خلاف بھی جو پارلیمنٹ کے ممبر نہیں ہیں اعتراض کیا گیا۔ اور درخواست کی گئی کہ عدالت ایک حکم جاری کر کے گورنر جنرل کے فرمان پر عملدرآمد کو روک دے۔

مدعا علیہم کی طرف سے جواب میں کہا گیا کہ سندھ چیف کورٹ وفاقی حکومت کے خلاف مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وفاقی حکومت اس کی حدود میں شامل نہیں۔ گورنر جنرل کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ وزراء کی کونسل کو گورنر جنرل نے مقرر کیا تھا۔ اور یہ وزراء مدعا علیہم میں شامل نہیں ہو سکتے۔ مدعا علیہم کی طرف سے دعوےٰ کیا گیا کہ دستور ساز اسمبلی کو ان... خاص اختیارات کے تحت جو گورنر جنرل کو حاصل ہیں توڑا گیا۔ مدعا علیہم کی طرف سے کہا گیا کہ اگرچہ دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کا فعل گورنر جنرل کے اختیارات میں سے ہے۔ اور اس عدالت کو اس کی وجوہ کی تعیین کا حق حاصل نہیں۔ تاہم اگر عدالت چاہے تو وہ ان حقائق کا ثبوت مہیا کرنے کو تیار رہیں۔ کہ (۱) آئینی نظام درہم برہم ہو گیا تھا (۲) دستور ساز اسمبلی عوام کا اعتماد کھو چکی تھی (۳) دستور ساز اسمبلی قانون آزادی ہند کے مطابق اب کام نہیں کر سکتی۔ ابھی بحث ختم نہیں ہوئی تھی کہ آج کا اجلاس برخاست ہو گیا۔

## پنجاب اسمبلی نے مویشیوں کے تحفظ کے بل کی تمام دفعات منظور کر لیں

لاہور ۶ دسمبر۔ آج تیسرے پہر پنجاب اسمبلی نے مویشیوں کے تحفظ کے بل کی تمام دفعات منظور کر لیں۔ اس بل کی رو سے جمعہ اور ہفتہ کی بجائے منگل اور بدھ کو گوشت کا ناغہ ہوا کرے گا۔ اس قانون کی خلاف ورزی جرم ہوگا جس کی سزا چھ ماہ قید دو سو روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوں گی۔ وزیر زراعت سردار عبدالحمید دستی نے ایوان کو بتایا کہ حکومت نے مری کی پہاڑیوں میں پھل دار درخت لگانے کی ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت وہاں ایک لاکھ درخت لگائے جائیں گے۔ اس سکیم پر گیارہ ہزار روپیہ صرف ہوگا۔ نیوزی لینڈ نے تبادلہ کی اساس پر عمدہ سیب کے اہم پودے دینے کا وعدہ کیا۔ وزیر صحت سید علمدار حسین شاہ گیلانی نے بتایا کہ لائل پور میڈیکل کالج کی تعمیر پر ستمبر تک ایک لاکھ چونسٹھ ہزار روپیہ خرچ آ چکا تھا۔ کل اخراجات کا اندازہ ساڑھے چھ لاکھ روپیہ ہے۔ وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر نے بتایا کہ سکول کے بچوں کے طبی معاینہ کے لئے حکومت ایک جامع سکیم تیار کرنے پر غور کر رہی ہے۔

## مری کے لئے پانی کی بہم رسانی کا انتظام

لاہور ۶ دسمبر مری پاکستان میں پہلا پہاڑی مقام ہوگا۔ جہاں ۱۹۵۶ء تک پینے کا پانی ۲۴ گھنٹے لگاتار مل سکے گا۔ مری کو نو انچ موٹی پائپ لائن کے ذریعہ ڈونگا گلی کے تالاب سے ملایا جائے گا اس منصوبہ پر ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

## پیر تاج الدین انتقال کر گئے

لاہور ۶ دسمبر۔ پیر تاج الدین جو پنجاب مسلم لیگ کے بانیوں میں سے تھے آج انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۶ برس کی تھی۔ وہ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے قدیم ترین ممبروں میں سے تھے۔ وہ ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۶ء تک پنجاب مسلم لیگ کے سیکرٹری رہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۷ رفتح ۱۳۳۳ ہش

# ہوشیار باش

ہمیں یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ مصری انقلابی کونسل نے اخوان المسلمین کے مرشد عام جناب حسن الہضیبی کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا ہے۔ اگرچہ اخوان المسلمون اور ان کے رہنماؤں پر جن جرائم کے ارتکاب کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور جن کا اعتراف خود ان کے بعض سربرآوردہ لیڈروں نے عوامی عدالت کے روبرو قرآن کریم ہاتھ میں لے کر کیا ہے۔ وہ نہایت سنگین ہیں۔ اور دنیا کی کوئی آزاد سے آزاد اور جمہوری سے جمہوری حکومت ایسے جرائم کو برداشت نہیں کر سکتی۔ لیکن پھر بھی انسان کا خون خاصکر ایسے افراد کا خون جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہوں۔ خواہ وہ اسلام کے نام کو کسی بیرونی غرض کا ذریعہ ہی بنا رہے ہوں۔ ہر مسلمان کے لئے نہایت افسوس ناک پہلو رکھتا ہے۔ اگرچہ ہم ان لوگوں کو حق بجانب نہیں سمجھتے۔ جو اپنی خاص اغراض کے پیش نظر ایک طرفہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اخوان المسلمون کے جرائم کو جذباتی گرد و غبار سے ڈھانپ کر اسلام کے نام پر عوام کو غلط فہمیوں میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاہم ہم نہیں پسند کرتے۔ کہ کسی مسلمان کا دامن کسی مسلمان کے خون سے داغدار ہو۔ اس لئے ہمیں خوشی ہے کہ مرشد عام کی سزائے موت کو عمر قید کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

جن پاکستانیوں نے اس نقطۂ نظر سے مرشد عام کی سزائے موت پر اظہار جذبات کیا ہے۔ اور یہ سمجھا گیا ہے۔ کہ کسی مسلمان کا دامن کسی مسلمان کے خون سے آلودہ نہیں ہونا چاہیئے۔ تو یہ ایک قدرتی امر سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر ہمیں اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ پاکستان میں بعض لوگ جو اخوان کو سراسر بے گناہ اور عوامی عدالت اور انقلابی حکومت کو سراسر خطا کار ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ راستبازی کے موقف سے ہٹ کر محض جانبداری سے کام لے رہے ہیں۔ اور انتہائی مبالغہ کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگ پاکستان کے عوام کی صحیح راہنمائی نہیں کر رہے۔ خاصکر اس لئے بھی کہ ان کے پاس حقائق معلوم کرنے کے کوئی ذرائع نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے ذاتی رجحانات کی بناء پر خود ہی یہ اندازہ لگا لیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ کہ اخوان سراسر حق پر ہیں۔ اور حکومت مصر سراسر باطل پر ہے۔ ان کا استدلال سراسر بے بنیاد ہے۔ یہ لوگ اپنے اغراض کے پیش نظر صرف اپنی اٹکل کے گھوڑے دوڑا کر ان فیصلوں کو ظالمانہ۔ غیر منصفانہ اور غیر قانونی کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ ان لوگوں کے ہتھکنڈوں سے واقف نہیں وہ تو خیر بہکائے جا سکتے ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ بعض لوگ ان خود غرضوں کے عزائم سے اچھی طرح واقف ہوتے ہوئے بھی ان کے پراپیگنڈا کا شکار ہو رہے ہیں۔

جس جماعت نے یہاں سب سے اونچا شور مچایا ہوا ہے۔ وہ نام نہاد اسلامی جماعت ہے۔ جس کی مفاد پرستی کا تجربہ علمائے کرام تک کو فسادات پنجاب میں ہو چکا ہے۔ اس جماعت نے اپنی لیڈری کو چمکانے کے لئے جس طرح عوام اور علمائے کرام کو استعمال کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو تحقیقاتی عدالت کے سامنے علمائے کرام کے بیانات سے اچھی طرح واشگاف ہو چکی ہے۔ اور تحقیقاتی عدالت کے فیصلہ میں ہمیشہ تک کے لئے پتھر کی لکیر بن چکی ہے۔ اگر سید ناختمی مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول درست ہے۔ کہ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔ تو ہماری یہ توقع بیجا نہیں ہے۔ کہ عوام اور علمائے کرام کو اس جماعت کے پراپیگنڈا کا جو وہ اسلام کے نام سے کرتی ہے۔ کم از کم "دام ہمرنگ زمیں" کے نقطۂ نظر سے پہلے اچھی طرح جانچ پڑتال کر لینی چاہیئے۔

ہم پھر ایک دفعہ اعادہ کر دیتے ہیں۔ کہ ایک مسلمان کے دامن کا کسی مسلمان کے خون سے رنگین ہونے کے خیال سے کسی مسلمان کے دل میں اگر درد پیدا ہوتا ہے۔ تو یہ ایک قدرتی جذبہ ہے۔ اس میں نہ صرف کوئی وجہ اعتراض ہی نہیں بلکہ یہ ایک مستحسن جذبہ ہے۔ لیکن جب کوئی فرد یا جماعت مفاد پرستی کے نقطۂ نظر سے جس کا ثبوت پہلے بالوضاحت مل چکا ہو۔ ہمارے ان نازک جذبات کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ تو اس کی تائید میں قدم اٹھانے سے پہلے سو بار سوچ لینا چاہیئے۔ اور ہمیں اپنے جائز جذبات کو ان کی مفاد پرستی کا آلہ کار نہیں بننے دینا چاہیئے۔ اسی طرح جس طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوارج کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ ان الحکم الا للہ تو ٹھیک ہے۔ مگر خوارج اس کا استعمال غلط کرتے ہیں۔ اس لئے خواہ مصر کے واقعات ہمارے جذبات کو کتنا ہی دکھ پہنچانے والے ہوں۔ ہمیں چاہیئے کہ کسی مفاد پرست فرد یا جماعت کو اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانے دیں۔

اس وقت پاکستان کے عوام اور علمائے کرام کے لئے جو صحیح موقف ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ مصر کے ان معاملات پر رائے زنی کرنے سے پہلے صحیح صحیح حالات معلوم کریں۔ اور نہایت سوچ سمجھ کر اظہار رائے کریں۔ یہ معاملات نہایت اہم ہیں۔ اور ایسے ہیں جن کا اثر تمام اسلامی ممالک اور اسلامی اقوام پر پڑتا ہے۔ اور کسی بودے استدلال کی بناء پر جو جماعت اسلامی جانبدارانہ نقطۂ نگاہ رکھنے کی وجہ سے کر رہی ہے۔ محاکمہ نہ کریں۔ مثال کے طور پر ذیل میں ہم اسلامی جماعت کے ترجمان تسنیم سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔

"اس جماعت (اخوان) نے اپنی زندگی کے ۲۶ سال پہلے ایک مستبد اور مطلق العنان بادشاہی اور پھر فوجی نظام کے تحت گذارے ہیں۔ اس دوران میں یہ جماعت وقت کے دونوں نظاموں کے زیر عتاب رہی ہے۔ دو دفعہ اسے خلاف قانون قرار دے کر اس کے رہنماؤں اور سینکڑوں ارکان کو جیل کی سزاؤں اور جسمانی ایذاؤں کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب بھی اخوان کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہوگا۔ حکومت کی طرف سے اپنی اس کارروائی کو جائز ثابت کرنے کے لئے اس جماعت کے ہر کمزور پہلو اور خلاف قانون خفیہ حرکت کو روشنی میں لانے کی کوشش کی گئی ہوگی۔ اور یہ بات اس وقت بہت آسان ہو جاتی ہے۔ جب آپ کسی جماعت کے رہنماؤں اور ذمہ دار لوگوں کو جیل میں ڈال دیں۔ لیکن اخوان کی ساری تاریخ میں ایک دفعہ نہ صرف یہ کہ ایسی کارروائیاں کرنے کا کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا جا سکا۔ بلکہ موجودہ دور سے قبل ان پر کوئی اس قسم کا الزام تک عائد نہیں کیا گیا۔ ایک جماعت جو ربع صدی سے عوامی کام کر رہی ہے۔ اور اس کے لاکھوں ارکان دنیائے عرب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے یک لخت دہشت پسند تنظیم بن جانا کسی صورت میں بھی باور نہیں کیا جا سکتا۔" (تسنیم ۷ دسمبر ۵۴ء)

اخوان کی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے یہ اتنی بودہ دلیل ہے۔ کہ اس سے زیادہ ہو نہیں سکتی۔ جس جماعت کا خود اسلامی جماعت کی طرح یہ عقیدہ ہو۔ کہ اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے تشدد جائز ہی نہیں۔ بلکہ ضروری ہے۔ اس کی ۲۶ سالہ نہیں ۲۶ ہزار سالہ تاریخ بھی بزعم خود تشدد سے مبرا فرض کر کے یہ استدلال کرنا کہ وہ کبھی تشدد پر اتر نہیں آسکتی۔ نادان بچوں کو تو بہکا سکتا ہے۔ مگر کسی ذرا سی عقل رکھنے والے انسان کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔

حیرت یہ ہے۔ کہ تسنیم ایک ایسی دلیل پیش کرتا ہے۔ جس کی چوٹ صرف مرشد عام ہی کے عقیدہ پر نہیں پڑتی۔ بلکہ خود جماعت اسلامی کے اپنے عقیدہ پر بھی پڑتی ہے۔ چنانچہ تحقیقاتی عدالت میں جب جماعت اسلامی کے لٹریچر سے تشدد کے جواز کے حوالے پیش ہوئے۔ جماعت اسلامی کے امیر مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے تحقیقاتی عدالت میں ان حوالوں کی تصدیق کی۔ جو مودودی صاحب اور خود مولانا امین احسن اصلاحی کی تصنیفات سے پیش کئے گئے تھے چنانچہ مولانا کی اس تصدیق کی بناء پر ہی تحقیقاتی عدالت نے اپنے فیصلہ میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں:-

"جماعت اسلامی کا نظریہ نہایت سادہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کی جائے۔ جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے۔ کہ ایک "دینی سیاسی" نظام قائم کیا جائے۔ جس کو جماعت "اسلام" کہتی ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے وہ نہ صرف پراپیگنڈا کو ضروری سمجھتی ہے۔ بلکہ آئینی ذرائع سے (اور جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے) سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہے" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۶۲ اردو)

کیا اس سے ثابت نہیں ہے۔ کہ جماعت اسلامی کا یہ ترجمان اپنے اور اخوان المسلمون کے عقائد کے علی الرغم محض عوام کو دھوکا دینے کے لئے اخوان کو آئین پسند اور بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پھر کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ مفاد پرست جماعت اسلام کے نام کو محض سٹنٹ کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ اور اس کے نزدیک مطلب براری کے لئے ہر حیلہ بہانہ جائز ہے۔

## درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی حاجی شیخ فضل الرحمن صاحب پراچہ درد گردہ کے طویل دورہ میں تقریباً تین ہفتہ سے مبتلا ہیں۔ کسی علاج سے بھی مکمل آرام نہیں ہو رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ انہیں جلد از جلد شفا کامل ہو۔ اور اپریشن نہ کرانا پڑے۔

(۲) یکم دسمبر کو میری ننھی معصوم بچی کی ایک ٹانگ چھکڑے کے نیچے آکر بری طرح کچلی گئی ہے۔ عزیزہ کا اپریشن بھی کر دیا گیا ہے۔ اور دیگر علاج بھی جاری ہے۔ لیکن دوران خون کے بند ہونے کی وجہ سے مرض گنگرین کا اس پر شدید حملہ ہے۔ سخت اضطراب اور بے چینی ہے۔ احباب میری اس معصوم بچی کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد اقبال پراچہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا۔

(۳) میری اہلیہ قریباً دو ہفتہ سے اپنڈے سائیٹس کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ . . . . . . . . . . . آنت متورم ہے۔ جس کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد شریف رنچھوڑ لائن کراچی۔

# خدام الاحمدیہ کے چودھویں سالانہ اجتماع

میں

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خدام سے خطاب

## اپنے اندر یکجہتی پیدا کرو اور پہلے سے بھی زیادہ جوش سے ملک اور قوم کی خدمت کرو

مرتبہ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر

۵ نومبر ۱۹۵۲ء کو بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کے چودھویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرماتے ہوئے جو بصیرت افروز تقریر کی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

غالباً پچھلے سال یا پچھلے سے پچھلے سال میں نے خدام کو نصیحت کی تھی کہ

### یک جہتی اور یک رنگی

بھی طبائع پر نیک اثر ڈالتی ہے۔ اور اسی کی اہمیت کو اسلام نے اتنا نمایاں کیا ہے۔ کہ نماز جو ایک عبادت ہے اس میں بھی یک رنگی اور یک جہتی کا حکم دیا ہے۔ سب کے سب نمازی ایک طرف مونہہ کرکے کھڑے ہوتے ہیں۔ سیدھی صفوں کا حکم ہوتا ہے اور تمام کے تمام نمازیوں کو ایک خاص شکل پر کھڑے ہونے کا ارشاد ہوتا ہے۔ میں نے توجہ دلائی تھی۔ کہ خدام جو کھڑے ہوتے ہیں تو مختلف شکلوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور میں نے کارکنوں سے کہا تھا۔ کہ وہ اس کی اصلاح کریں۔ اس وقت تو تقریر کے بعد ایک دو دن تو اصلاح نظر آئی مگر پھر وہ اصلاح نظر نہیں آئی چنانچہ اب میں دیکھتا ہوں کہ سارے کے سارے اس رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ کچھ تم میں سے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں۔ کچھ تم میں سے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں کچھ تم میں سے ہاتھ کھلے چھوڑ کر کھڑے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ تم نے کوئی ایک طریق اپنے لئے پسند نہیں کیا۔ اور تمہارے افسروں اور کارکنوں نے تمہیں ایک رنگ اختیار کرنے کی ہدایت نہیں دی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ باتیں معمولی ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ان باتوں کا قلوب پر اثر پڑتا ہے۔ مثلاً صف میں کسی کا پیر اگر ذرا آگے ہو جائے یا پیچھے ہو جائے۔ تو یہ ایک معمولی بات ہے۔ اور جہاں تک عبادت سے تعلق ہے اس سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جس قوم کی صفیں ٹیڑھی ہو گئیں۔ اس کے دل بھی ٹیڑھے کر دیئے جاتے ہیں تو دیکھو ایک چھوٹی سی بات کا کتنا عظیم الشان نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھنے والوں پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم فوجوں کو دیکھتے ہیں۔ تو سب فوجی ایک ہی شکل میں نظر آتے ہیں۔ یورپ میں فوجوں کو مارچنگ کے وقت خاص طور پر ہدایت ہوتی ہے کہ سارے فوجی ایک طرح سے چلیں۔ پیروں کے متعلق ہدایت ہوتی ہے کہ اس طرح پیر مارنا ہے سینہ کے متعلق ہدایت ہوتی ہے کہ کس طرح سینہ تاننا ہے۔ گردن کے متعلق ہدایت ہوتی ہے کہ اس طرح گردن رکھنی ہے۔ اور اس کا دیکھنے والوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

### حضرت عمرؓ کے زمانہ میں

ایک مسلمان آیا۔ تو اس نے اپنی گردن جھکائی ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ مارا۔ اور فرمایا کہ اسلام اپنے جوبن پر ہے پھر تو اس طرح اپنی مردہ شکل کیوں بنائے ہوئے ہے؟ تو حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ظاہری شکل اس کے باطن پر دلالت کرتی ہے۔ اور اس کی باطنی حالت کا اس کے ہمسایہ پر اثر پڑتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ من قال هلك القوم فهو اهلكهم جس شخص نے یہ کہا کہ قوم ہلاک ہو گئی وہی ہے۔ جس نے قوم کو ہلاک کیا۔ کیونکہ اس کی بات کا

### ہمسایہ پر اثر پڑتا ہے

جب ایک شخص کہتا ہے کہ سارے بے ایمان ہو گئے سارے بددیانت ہو گئے۔ تو بیسیوں آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جو صرف اس کی بات پر اعتبار کر لیتے ہیں حقیقت نہیں دیکھتے وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ فلاں نے کہا ہے کہ سب بے ایمان ہو گئے ہیں یا فلاں نے کہا ہے کہ سب بددیانت ہو گئے ہیں اور چونکہ فلاں نے یہ بات کہہ دی ہے۔ اس لئے اب اس کے ماننے میں کیا روک ہے۔ ان کی مثال بالکل ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے گھر سے بہت دیر غائب رہا۔ اس کے بیوی بچے اسے خط لکھتے کہ آ کر ہمیں مل جاؤ۔ مگر وہ نہ آتا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں گیا۔ تو میری تنخواہ کٹ جائے گی۔ وہ تھا بے وقوف۔ آخر جب لمبا عرصہ گزر گیا۔ تو لوگوں نے اس کے بیوی بچوں کو سمجھایا۔ کہ یہ طریق درست نہیں۔ ہم اسے بلواتے ہیں۔ چنانچہ پنچوں نے اسے خط لکھا کہ تمہاری بیوی بیوہ ہو گئی ہے۔ اور تمہارے بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ اس لئے تم جلدی گھر پہنچو۔ وہ عدالت کا چپڑاسی تھا۔ خط پڑھتے ہی روتا ہوا عدالت میں گیا۔ اور کہنے لگا حضور مجھے چھٹی دیں۔ انہوں نے کہا کیا ہوا۔ کہنے لگا کہ خط آیا ہے میری بیوی بیوہ ہو گئی ہے۔ اور بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ وہ کہنے لگے احمق تو تو زندہ موجود ہے۔ پھر تیری بیوی کس طرح بیوہ ہو گئی۔ اور تیرے بچے کس طرح یتیم ہو گئے۔ وہ خط نکال کر کہنے لگا۔ کہ آپ کی بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن دیکھئے پانچ پنچوں کے اس پر دستخط ہیں۔ پھر یہ بات جھوٹی کس طرح ہو گئی۔

تو ایسے لوگ بھی دنیا میں ہوتے ہیں اور درحقیقت یہی

### قوم کو تباہ کرنے کا موجب

ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں دس نے یہ کہا۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ حقیقت کیا ہے۔ اگر دس نے کہا کہ قوم بے ایمان ہو گئی ہے۔ اگر دس نے کہا اپنی قوم دیانت کھو بیٹھی ہے۔ تو وہ اس پر فوراً یقین کر لیں گے۔ اور کہنا شروع کر دیں گے کہ واقعہ میں قوم بے ایمان ہو گئی ہے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے چیز موجود ہو گی۔ مگر وہ اسے دیکھیں گے نہیں۔ تو جب ایک شخص کی حالت بگڑتی ہے۔ اس کے ہمسایہ کی بھی بگڑ جاتی ہے۔ اول تو جس کے دل کی حالت بگڑتی ہے۔ اس کی زبان پر بھی کچھ نہ کچھ آ جاتا ہے۔ اور سننے والوں میں سے کمزور لوگ اس کی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تب بھی اللہ تعالےٰ نے یہ قانون بنایا ہے کہ انسان کے قلب سے

### ایسی شعاعیں نکلتی ہیں

کہ جو ارد گرد بیٹھنے والوں پر اثر کرتی ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم کہتا ہے کہ کونوا مع الصادقین تم صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت میں رہا کرو۔ اور اسی لئے اللہ تعالےٰ نے

### نماز باجماعت

مقرر کی ہے تا دلی اثرات ایک دوسرے پر پڑیں یوں تو نیکی کے بھی اثرات ہوتے ہیں۔ اور بدی کے بھی اثرات ہوتے ہیں۔ مگر جب قوم میں نیکی ہوتی ہے تو نیک اثرات کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور جب قوم میں بدی ہوتی ہے۔ تو بد اثرات کا غلبہ ہوتا ہے۔ گو بدی میں چونکہ اتنا جوش نہیں ہوتا۔ جتنا ایسی نیکی میں ہوتا ہے۔ جو زمانہ انبیاء و مامورین میں ہوتی ہے۔ اس لئے جتنا وہ نیکی اپنے اثر کو پھیلاتی ہے بدی اپنا اثر نہیں پھیلا سکتی۔ لیکن پھر بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ میں ایک دفعہ جموں سے قادیان آ رہا تھا۔ کہ ایک سکھ لڑکا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت اخلاص اور محبت رکھتا تھا لاہور میں مجھے ملا۔ اور اس نے مجھے کہا کہ آپ قادیان چلے ہیں حضرت مرزا صاحب کو میرا یہ پیغام پہنچا دیں۔ کہ میں نے جب سے آپ سے ملنا شروع کیا تھا۔ میرے اندر خدا تعالےٰ کی محبت، ذکر الٰہی کی عادت اور دعاؤں کی طرف رغبت پیدا ہو گئی تھی۔ مگر اب کچھ عرصہ سے آپ ہی آپ دہریت کے خیالات میرے اندر پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ میں نے بہتیرا زور لگایا کہ وہ خیالات نکلیں۔ مگر نکلتے نہیں ان کے ازالہ کے لئے مجھے کوئی تدبیر بتائیں تا کہ میں ان خیالات کو دور کر سکوں۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا کہ مجھے اس طرح فلاں لڑکا ملا تھا۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ ہم سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر آپ نے کہا اس نے مجھے کہا تھا کہ حضور کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دیں کہ کچھ عرصہ سے میرے دل میں دہریت کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ معلوم نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا جب اس کے اندر عقلی طور پر شبہات پیدا نہیں ہوئے۔ تو یہ شبہات کسی اور کے اثر کا نتیجہ ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا میری طرف سے اسے پیغام دے دیں کہ کالج میں جن لڑکوں کے درمیان تمہاری سیٹ ہے معلوم ہوتا ہے وہ دہریہ خیالات کے ہیں۔ اور ان کا اثر تم پر پڑ رہا ہے۔ اس لئے تم اپنی سیٹ بدل لو چنانچہ آپ نے اسے یہ پیغام پہنچا دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت خلیفہ اول دوسری دفعہ جموں سے قادیان تشریف لا رہے تھے۔

کہ پکار رہی ہے کہ آپ کو ملا۔ آپ نے فرمایا۔ سناؤ اب کیا حال ہے۔ اس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اب میرے خیالات درست ہیں۔ میں نے پیغام پہنچتے ہی سیٹ بدلوا لی۔ اور اسی دن سے میرے خیالات بھی درست ہو گئے۔

تو یہ ایک مجرب حقیقت ہے۔ جس کا انکار کوئی جاہل ہی کرے تو کرے۔ ورنہ اور کوئی نہیں کرسکتا۔ اس تجربہ کی صداقت میں مسمریزم کا علم جاری ہوا۔ اس کی تائید میں ہپناٹزم نکلا۔ اسی کے ساتھ وضو کا مسئلہ تعلق رکھتا ہے۔ غرض یہ سارے علوم اس امر کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ کہ انسان کے دل سے ایسی شعاعیں نکلتی ہیں جو دوسرے کے دل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پس اگر کھڑے ہونے میں تم احتیاط نہیں کرو گے۔ اور یکجہتی اور اتحاد سے کام نہیں لوگے۔ تو لازماً اس کا

## تمہارے قلوب پر اثر پڑیگا

پس چاہیئے کہ جن کو میں نے ماتحت عہدیدار مقرر کیا ہوا ہے۔ وہ اس طرف توجہ کریں۔ آخر میں تو اتنا کام نہیں کرسکتا۔ میں اگر صدر بنا ہوں۔ تو اس لئے کہ تم میں یہ جوش اور امنگ قائم رہے۔

## کہ تمہارا خلیفہ صدر ہے

ورنہ کام سارا ماتحتوں نے کرنا ہے۔ اور انہی کو کرنا چاہیئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو سہارے کا محتاج ہے۔ وہ سہارا نہ لے۔ اگر کوئی کمزور یا بیمار ہو۔ تو وہ لاٹھی کا سہارا لے سکتا ہے۔ بلکہ اگر زیادہ تکلیف ہو۔ تو وہ بیٹھ بھی سکتا ہے۔ جو طاقتور ہیں وہ سارے کے سارے ایک شکل میں کھڑے ہوں۔ اگر یہ مقرر ہو کہ ہاتھ کھول دیں۔ تو سب ہاتھ کھول دیں۔ اور اگر یہ مقرر ہو۔ کہ ہاتھ باندھ لیں۔ تو سب کا فرض ہے۔ کہ ہاتھ باندھ لیں۔ اگر کوئی بیمار یا کمزور ہے تو بے شک بیٹھ جائے۔ اگر نماز بیٹھ کر پڑھنی جائز ہے۔ اور اس سے صف میں کوئی خلل نہیں آسکتا۔ تو خدام کے اجتماع میں بھی اس سے کوئی نقص واقع نہیں ہوسکتا۔ صرف اس یکجہتی سے یہ پتہ لگ جائے گا۔ کہ

## خدام میں کوئی نظام موجود ہے

اب موجودہ حالت میں کچھ پتہ نہیں لگتا۔ کوئی ہاتھ باندھے کھڑا ہے۔ اور کوئی ہاتھ لٹکائے۔ اگر سب ایک طرح کھڑے ہوں۔ تو خواہ بیمار اور کمزور بیٹھے ہوئے ہوں۔ تب بھی دیکھنے والا یہ نہیں سمجھے گا کہ ان کا نظام خراب ہے۔ بلکہ وہ ان کے بیٹھنے کو ان کی معذوری پر محمول کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں اگر کوئی فیصلہ ہو جائے۔ تو بیٹھنے والا بھی وہی شکل اختیار کرسکتا ہے۔ مثلاً اگر یہ فیصلہ ہو جائے۔ کہ ہاتھ لٹکانے ہیں۔ تو وہ بھی ہاتھ لٹکا کر بیٹھ سکتا ہے۔ اگر ہاتھ پیچھے کرنے کا فیصلہ ہو جائے۔ گو یہ نامعقول بات ہے۔ تو بیٹھنے والا بھی ایسا کر سکتا ہے۔ پس

## اپنا ایک نظام مقرر کرو

اور اسی جلسہ میں اس کا فیصلہ کرو۔ اور سب کو سکھاؤ کہ جب بھی تم نے کھڑا ہونا ہو۔ اس شکل میں کھڑے ہو۔ اور پھر نوجوانوں کو آزادی دو اور انہیں بتا دو۔ کہ اگر تم میں سے بعض کھڑے نہیں ہوسکتے۔ تو وہ بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر نماز میں بیٹھنے کی اجازت ہے۔ تو خدام کا جلسہ نماز سے زیادہ اہم نہیں۔ کہ اس میں بیٹھا نہیں جاسکتا۔ اگر کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اسے آرام آجائے۔ تو وہ دوبارہ کھڑا ہو جائے۔ اور اگر کھڑا ہونے والا تکلیف محسوس کرے۔ تو وہ بیٹھ جائے۔ اس طرح بیٹھنے والے دیکھنے والوں پر یہ اثر نہیں ڈالیں گے۔ کہ ان کا کوئی نظام نہیں۔ بلکہ صرف یہ اثر پیدا ہوگا۔ کہ وہ بیمار اور کمزور ہیں۔

اس کے بعد میں خدام الاحمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس دفعہ خدام نے طوفانوں وغیرہ کے موقعہ پر نہایت اعلیٰ درجہ کا کام کیا ہے۔ اب انہیں اپنے اجلاس میں اسی امر پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس جذبہ کو جو نہایت مبارک جذبہ ہے۔ اور زیادہ کس طرح ابھارا جائے۔ کوئی ایسی خدمت جو صرف رسمی طور پر کی جائے۔ حقیقی خدمت نہیں کہلا سکتی۔ مثلاً بعض لوگ اپنی رپورٹوں میں لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے کسی کا بوجھ اٹھایا۔ اب اگر تو کسی مجلس کے تمام نوجوان یا بارہ پندرہ خدام سارا دن لوگوں کے بوجھ اٹھاتے پھرتے ہوں۔ یا کسی ایک وقت مثلاً عصر کے بعد روزانہ ایسا کرتے ہوں۔ یا گھنٹہ دو گھنٹہ ہر روز اس کام پر خرچ کرتے ہوں۔ تب تو یہ خدمت کہلا سکتی ہے لیکن اس قسم کی رپورٹ کو میں کبھی نہیں سمجھا۔ کہ اس مہینہ میں ہمارے نوجوانوں نے کسی کا بوجھ اٹھایا۔ یہ وہ خدمت نہیں۔ جس کا خدام الاحمدیہ کے نظام کے ماتحت تم سے تقاضا کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ وہ خدمت ہے۔ جس کا بجالانا ہر انسان کے لئے اس کی انسانیت کے لحاظ سے ضروری ہے۔

درحقیقت مختلف خدمات مختلف حیثیتوں کے لحاظ سے ہوتی ہیں۔ مثلاً جو شخص پاکستان میں رہتا ہے۔ اس پر کچھ فرائض پاکستانی ہونے کے لحاظ سے عاید ہوتے ہیں۔ کچھ فرائض ایک انسان ہونے کے لحاظ سے عائد ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی سرکاری ملازم ہے۔ تو کچھ فرائض اس پر سرکاری ملازم ہونے کے لحاظ سے عائد ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ڈاکٹر ہے۔ تو کچھ فرائض اس پر ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے عاید ہوتے ہیں۔ اگر کوئی پولیس مین ہے۔ تو کچھ فرائض اس پر پولیس مین ہونے کی حیثیت سے عائد ہوتے ہیں ایک حیثیت کے کام کو اپنی دوسری حیثیت کے ثبوت میں پیش کرنا محض تمسخر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ڈاکٹر کا یہ لکھنا کہ میں نے بیس مریضوں کا علاج کیا تمسخر ہے۔ کیونکہ اس نے جو کام کیا ہے۔ اپنے ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے کیا ہے۔ خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونے کی حیثیت سے نہیں کیا۔ یا پاکستان کی تائید میں اگر کوئی جلسہ ہوتا ہے۔ یا جلوس نکلتا ہے۔ اور تم اس میں حصہ لیتے ہو۔ اور پھر اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر کرتے ہو۔ تو یہ تمسخر ہے۔ کیونکہ یہ خدمت تم نے ایک پاکستانی ہونے کے لحاظ سے کی ہے۔

## برکت تمہیں تبھی حاصل ہوگی جب

تم اپنی ساری حیثیتوں کو نمایاں کرکے کام کرو گے۔ جب تمہیں ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے کام کرنا پڑے۔ تو تم پاکستانی حیثیت کو نمایاں کرو۔ جب تمہیں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے کام کرنا پڑے۔ تو تم اپنی انسانیت کو نمایاں کرو۔ مثلاً اگر کوئی چلتے ہوئے گر جاتا ہے۔ تو یہ انسانیت کا حق ہے۔ کہ اسے اٹھایا جائے۔ اس میں خدام کا کیا سوال ہے۔ ایک ہندوستانی پر بھی یہ فرض عاید ہوتا ہے۔ ایک پنجابی پر بھی یہ فرض عاید ہوتا ہے ایک چینی اور ایک جاپانی پر بھی یہ فرض عاید ہوتا ہے۔ ایک سرحدی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ پس اگر اتفاقی طور پر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے۔ تو یہ

## خدام الاحمدیہ والی خدمت خلق نہیں کہلا سکتی

بلکہ یہ وہ خدمت ہوگی جو ہر انسان پر انسان ہونے کے لحاظ سے عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ ان فرائض کو ادا نہیں کرتا۔ تو وہ انسانیت سے بھی گر جاتا ہے۔

پس اپنے پروگراموں پر ایسے رنگ میں عمل کرو جیسے اس دفعہ لاہور کے خدام نے خصوصیت سے نہایت اعلیٰ کام کیا ہے۔ اسی طرح ربوہ کے خدام نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ سیالکوٹ کے خدام نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ ملتان کے خدام نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ اور کراچی کے خدام نے بھی بعض اچھے کام کئے ہیں۔ گو وہ نمایاں نظر آنے والے نہیں۔ پس متواتر اپنے جلسوں اور مجلسوں میں اس امر کو لاؤ کہ تم نے

## زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرنی ہے

اور ایک پروگرام کے ماتحت کرنی ہے۔ تاکہ ہر شخص کو تمہاری خدمت محسوس ہو۔

تم میں سے کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ دکھاوا ہے۔ تم میں سے کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ نمائش ہے۔ مگر کبھی کبھی نمائش بھی کرنی پڑتی ہے۔ اگر تمہارے دل کی خوبی اور نیکی کا اقرار دنیا نہیں کرتی۔ تو تم مجبور ہو۔ کہ تم لوگوں کو دکھا کر کام کرو۔ تم نے بہت نیکی کی ہے۔ مگر دنیا نے تمہاری نیکی کا کبھی اقرار نہیں کیا۔ پہلے بھی لوگوں کی مصیبت کے وقت ہم کام کرتے رہے ہیں مگر مخالف یہی کہتا چلا گیا۔ کہ احمدی احمدی کا ہی کام کرتا ہے۔ کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔ یہ بالکل جھوٹ تھا جو مخالف بولتا تھا۔ ہم خدمتِ خلق کا کام کرتے تھے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے تھے۔ کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے خدا کے لئے کیا ہے۔ ہمیں اس کے اظہار کی کیا ضرورت ہے۔ مگر جب تمہاری اس نیکی کا ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ اور تم پر یہ الزام لگایا جانے لگا۔ کہ تم مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں جب تم پر یہ الزام لگایا جانے لگا۔ کہ تم اپنی قوم کی خدمت کے لئے تیار نہیں تو پھر وہی نیکی بدی بن جائے گی۔ اگر ہم اس کو چھپائیں۔ پس اس نیکی کا ہم

## علی الاعلان اظہار کریں گے

اس لئے نہیں کہ ہم بدلہ لیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ کذاب اور مفتری جو ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ ان کا منہ بند ہو۔ پس مجرم کو مجرم ثابت کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ہم اپنے کاموں کا اظہار کرتے ورنہ پہلے بھی ہمارے آدمی ہر مصیبت میں مسلمانوں کا ساتھ دیتے رہے ہیں۔ اور ہر مشکل میں ہم نے ان کی مدد کی ہے۔ یہ کوئی نیا کام نہیں جو ہم نے شروع کیا ہو۔

جب ہم قادیان میں تھے۔ تو اس وقت بھی ہم خدمتِ خلق کرتے تھے۔ ۱۹۱۸ء میں جب انفلوانزا پھیلا ہے۔ تو مجھے خلیفہ ہوئے ابھی چار سال ہی ہوئے تھے۔ اور جماعت بہت تھوڑی تھی۔ مگر اس وقت ہم نے قادیان کے اردگرد سات سات میل کے حلقہ میں ہر گھر تک اپنے آدمی بھیجے اور دوائیاں پہنچائیں۔ اور تمام علاقہ کے لوگوں نے تسلیم کیا کہ اس موقع پر نہ گورنمنٹ نے ان کی خبر لی ہے۔ اور نہ ان کے ہم قوموں نے ان کی خدمت کی ہے۔ اگر خدمت کی ہے تو

## صرف جماعت احمدیہ نے

میں نے اس وقت طبیبوں کو بھی بلوایا اور ڈاکٹروں کو بھی بلوالیا۔ دنیا میں عام طور پر ڈاکٹر بلواؤ تو طبیب اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ اور طبیب بلاؤ۔ تو ڈاکٹر اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں یہ بات نہیں ہوئی۔ اور کچھ اخلاص کی وجہ سے ہمارا ان پر رعب بھی ہوتا ہے۔ غرض میں نے ڈاکٹر بھی بلوائے۔ حکیم بھی بلوائے۔ اور ہومیوپیتھ بھی بلوائے۔ اس وقت مرض نئی نئی پیدا ہوئی تھی۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ہم اس مرض کا علاج تو کریں گے۔ مگر ہماری طب میں ابھی اس کی تشخیص نہیں ہوئی۔ اور لٹریچر بہت ناقص ہے۔ اطباء کے اصول علاج چونکہ کلیات پر مبنی ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بلغمی بخار ہے اور ہم اس کا علاج کرلیں گے۔ میں نے ڈاکٹروں سے کہا۔ کہ یہ جھوٹ بولیں یا سچ بولیں۔ غلط کہیں یا درست کہیں۔ بہرحال یہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری طب میں اس کا علاج موجود ہے۔ اس لئے انہیں بھی علاج کا موقعہ دینا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹروں اور حکیموں کو اردگرد کے دیہات میں بھجوا دیا۔ ساتھ مدرسہ احمدیہ کے طالب علم کر دیئے۔ وہ سات سات میل تک گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں آدمیوں کی جان بچ گئی۔

تو ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر ہم ڈھنڈورا نہیں پیٹتے کہ ہم نے یہ کیا ہے ہم نے وہ کیا ہے۔ مثلاً ملکانوں کی جو ہم نے خدمت کی۔ اس کے متعلق ہم نے کچھ نہیں کہا۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اقرار کیا۔ کہ

## ہم نے غیر معمولی کام کیا ہے

مگر ہمارے ان سارے کاموں کے باوجود دشمن نے پھر بھی یہی کہا۔ کہ یہ شروع سے مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ بلکہ بعض عدالتوں نے بھی اس کو تسلیم کر لیا۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ تمام مصیبتوں کے وقت ہمیشہ احمدیوں نے ہی اپنی گردنیں آگے کی ہیں۔ میں جب دلّی میں جایا کرتا تھا۔ تو اکثر یو۔پی کا کوئی نہ کوئی رئیس مجھے ملتا۔ اور کہتا۔ کہ میں تو آپ کا اُس دن سے مداح ہوں۔ جس دن آپ کے لوگوں نے اپنے ہاتھ سے ایک

## مسلمان عورت کی کھیتی کاٹ کر

اسلام کی لاج رکھ لی تھی۔ اور مسلمانوں کی عظمت قائم کر دی تھی۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ الور یا بھرت پور کی ریاست میں ایک عورت تھی۔ جس کے سارے بیٹے آریہ ہو گئے۔ مگر وہ اسلام پر قائم رہی مائی جیبا اس کا نام تھا۔ خان بہادر محمد حسین صاحب سشن جج اس علاقہ میں تبلیغ کے لئے مقرر تھے۔ ان کا بیٹا نہایت مخلص احمدی ہے۔ وہ آج کل کچھ ابتلاؤں میں ہے۔ اور مالی مشکلات اس پر آئی ہوئی ہیں۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکی مشکلات کو دور فرمائے۔ بہر حال جب فصل کٹنے کا وقت آیا۔ تو چونکہ سب گاؤں جو بڑا بھاری تھا۔ آریہ ہو چکا تھا۔ اور اس کے اپنے بیٹے بھی اسلام چھوڑ چکے تھے۔ اور وہ عورت اکیلی اسلام پر قائم تھی۔ اس لئے کوئی شخص اسکی کھیتی کاٹنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ انہوں نے اسے طعنہ دیا اور کہا۔ کہ مائی تیری کھیتی تو اب مولوی ہی کاٹیں گے۔ احمدیوں کو دیہات میں مولوی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ قرآن اور حدیث کی باتیں کرتے ہیں۔ شروع میں ملکانہ میں بھی ہمارے آدمیوں کو مولوی کہا جاتا تھا۔ جس طرح یہاں ہمیں مرزائی کہتے ہیں۔ اسی طرح وہاں مولوی کہا جاتا تھا۔ سرحد اور یو۔پی میں عام طور پر قادیانی کہتے ہیں۔ جب یہ خط مجھے ملا۔ تو میں نے کہا۔ اب اسلام کی عزت تقاضا کرتی ہے۔ کہ

## مولوی ہی اس کی کھیتی کاٹیں

چنانچہ جتنے گریجوایٹ اور بیرسٹر اور وکیل اور ڈاکٹر وہاں تھے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ وہ سب کے سب جمع ہوں۔ اور اس عورت کی کھیتی اپنے ہاتھ سے جاکر کاٹیں۔ چنانچہ درجن یا دو درجن کے قریب آدمی جمع ہوئے۔ جن میں وکلاء بھی تھے۔ ڈاکٹر بھی تھے۔ گریجوایٹس بھی تھے۔ علماء بھی تھے۔ اور انہوں نے کھیتی کاٹنی شروع کر دی۔ لوگ ان کو دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ اور تمام علاقہ میں ایک شور مچ گیا۔ کہ یہ ڈاکٹر صاحب ہیں جو کھیتی کاٹ رہے ہیں۔ یہ جج صاحب ہیں جو کھیتی کاٹ رہے ہیں۔ یہ وکیل صاحب ہیں جو کھیتی کاٹ رہے ہیں۔ انہوں نے چونکہ یہ کام کبھی نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا۔ مگر وہ اس وقت تک نہیں ہٹے۔ جب تک اس کی تمام کھیتی انہوں نے کاٹ نہ لی۔ یو۔پی کے اضلاع میں یہ بات خوب پھیلی۔ اور کئی رئیس متواتر مجھے دلی میں ملے اور انہوں نے کہا کہ ہم تو اس دن سے احمدیت کی قدر کرتے ہیں۔ جب ہم نے یہ نظارہ دیکھا تھا۔ اور ایک مسلمان عورت کے لئے آپ کی جماعت نے یہ غیرت دکھائی۔ کہ جب لوگوں نے اسے کہا۔ کہ اب مولوی ہی تیری کھیتی آکر کاٹیں گے۔ تو آپ نے کہا۔ کہ اب دکھا دے کا مولوی نہیں سچ مچ کا مولوی جائے گا۔ اور اس کی کھیتی کاٹے گا۔

تو ہمیشہ ہی ہم مسلمانوں کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ مگر ہمیشہ ہم ان خدمات کو چھپاتے رہے ہیں اور کہتے رہے ہیں۔ کہ ان خدمات کے اظہار کا کیا فائدہ۔ ہم نے جو کچھ کیا ہے۔ خدا کے لئے کیا ہے۔ انسانوں کے لئے نہیں کیا۔ مگر آج کہا جا رہا ہے۔ کہ احمدی مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ یہ مسلمانوں کی کبھی خدمت نہیں کرتے۔ غرض اتنے بڑے جھوٹ اور افتراء سے کام لیا جاتا ہے۔ کہ اب ہم اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ جماعت کے دوستوں سے یہ کہیں۔ کہ اچھا

## تم بھی اپنی خدمات کو ظاہر کرو

چنانچہ اب جبکہ ہم نے اپنی خدمات ظاہر کرنی شروع کیں۔ مسلمانوں کی خدمت کا دعویٰ کرنے والے اپنے بلوں میں گھس گئے۔ اور کوٹھیوں میں بیٹھے رہے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے جو اسلامی جماعت کے دفتر کے قریب ہی رہتے تھے۔ اقرار کیا۔ کہ اسلامی جماعت والوں نے تو ہماری خبر بھی نہیں لی۔ اور یہ ... وہ چار چار میل سے آئے۔ اور انہوں نے ہماری مدد کی۔ لطیفہ یہ ہے۔ کہ کراچی سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں بڑے زور سے پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ لاہور میں جماعت اسلامی نے سیلاب کے دنوں میں بڑی بھاری خدمت کی ہے۔ اور وہاں اس قدر چرچا ہے۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ لاہور کو بچایا ہی اسلامی جماعت والوں نے ہے۔ اور لاہور کے لوگوں کو اس کی خبر بھی نہیں۔ اگر وہ جھوٹا پراپیگنڈا کر سکتے ہیں۔ تو ہم سچا پراپیگنڈا کیوں نہیں کر سکتے۔ اسی طرح بنگال سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں جماعت اسلامی والے گھر گھر جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ یہ جماعت اسلامی نے آپ کے لئے چندہ بھجوایا ہے۔ وہ لنگی اور تہمند دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کہتے ہیں۔ یہ جماعت اسلامی نے چندہ دیا ہے۔ آپ ووٹ جماعت اسلامی کو ہی دیں۔ حالانکہ وہ ادھر کہیں سنیوں سے چندہ لیتے ہیں۔ کہیں شیعوں سے لیکر بھجواتے ہیں۔ مگر نام جماعت اسلامی کا مشہور کرتے ہیں۔

غرض اس زمانہ میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جو جھوٹ اور افتراء سے تم کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اب تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم اور زیادہ جوش سے

## ملک اور قوم کی خدمت کرو

اور اس خدمت کو ظاہر بھی کرو۔ اور دنیا کو بتا دو کہ ہم ملک اور قوم کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ مگر چونکہ ہمیں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم اپنی خدمات کو ظاہر کریں۔ اس لئے ہم ان کو ظاہر کرتے ہیں۔ ورنہ ہمارے دل اس اظہار پر شرماتے ہیں۔

پس اپنے پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ ایسے امور پر غور کرو۔ اور ایسی تجاویز سوچو۔ جن کے نتیجہ میں تم ملک اور قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لاؤ۔

---

# اسلامی ریاست کا مطالبہ کرنے سے پہلے اپنی زندگیوں کو اسلامی بناؤ

## (از روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۵ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

ڈاکٹر خان صاحب نے جو پاکستان میں وزیر مواصلات بنائے گئے ہیں۔ کراچی میں تقریر فرماتے ہوئے کہا۔ کہ اسلامی ریاست کے قیام سے پہلے ضروری ہے۔ کہ لوگ ایمانداری سے کام کرنا سیکھیں۔ اس کے بغیر اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ بے معنی اور بے سود ہے خان صاحب کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد ہی کوئی ایسا نظام قائم ہو سکتا ہے۔ جس میں ایمان داری۔ اخلاص بے غرضی محبت۔ ایثار اور ہمدردی کی جھلک نظر آ سکتی ہو اور جو عوام کی اصلی خواہش اور نفسیات کی آئینہ دار ہو۔ اگر پاکستان کے لوگ اسلامی ریاست ہی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو وہ اسے اپنے اندر سے نکالیں اور اسلامی تقاضوں کو پورا کر کے اس بات کا ثبوت دیں۔ کہ وہ اسلامی ریاست بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اگر اسلام نام ہے اپنی خواہشات کو خدا کی مرضی کے تابع کرنے کا تو پاکستانی عوام کو کس نے منع کیا ہے۔ کہ وہ اپنی مرضی کو خدا کی رضی کے تابع نہ کریں اور برائیوں سے بچ کر نیکی کی راہ پر قدم نہ اٹھائیں؟ اسلامی ریاست اوپر سے نہیں ٹھونسی جاتی۔ بلکہ اس کا خمیر اندر ہی اندر اٹھتا ہے۔ اور زندگی کا اسلامی ڈھانچہ خود ایسے رہن سہن کو جنم دیتا ہے۔ جسے آپ خواہ اسلامی ریاست سے پکاریں۔ یا اسے اسلامی آئین کا نام دیں۔ اسلام کے تقاضوں میں سے ایک تقاضہ یہ ہے۔ کہ لوگ برائیوں سے بچیں اگر پاکستان کے لوگ برائیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر دیر کس بات کی؟ برائی یہ ہے کہ کسی کی دلآزاری ہو۔ کسی پر ظلم کیا جائے۔ کسی کو نفرت اور دشمنی کا نشانہ بنایا جائے۔ کسی کا قتل ہو۔ کسی کے مال پر ناجائز دست درازی ہو۔ کیا اسلامی ریاست کا مطالبہ کرنے والے ان تمام برائیوں سے بچ کر نہی عن المنکر کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ اگر نہیں تو اسلامی ریاست کا مطالبہ فضول ہے۔ اگر دے سکتے ہیں۔ تو اس میں تاخیر کیوں ہے؟ نیکی یہ ہے کہ آپ مظلوم کی حمایت کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت، ہمدردی اور رحم دلی سے پیش آئیں۔ دوسروں کے لئے بھی وہی چاہیں جو اپنے لئے چاہتے ہیں۔ قومی صوبائی اور نسلی تفریق سے بچیں۔ امن اور سلامتی کے ساتھ رہنا سیکھیں۔ خدا کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کریں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کریں کہ وہ ہر انسان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ اور اس کا بھلا چاہتے ہیں۔ کیا اسلامی ریاست کا مطالبہ کرنے والے اپنے آپ میں یہ خوبیاں پیدا نہیں کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو اسلامی ریاست کا مطالبہ کیوں؟ اگر کر سکتے ہیں۔ تو بسم اللہ۔ بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ایک منٹ کی بھی تاخیر نہ ہونی چاہیئے۔ اور جب پاکستان کے لوگ برائیوں سے بچ کر نیکی کی راہ پر قدم ماریں گے۔ تو وہ خود اسلامی ریاست کی منزل پر پہنچ جائیں گے۔ لیکن اگر وہ نہ تو اپنے آپ کو برائیوں سے بچائیں اور نہ نیکیوں کو اختیار کریں تو کیا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ اسلامی ریاست آسمان سے نازل ہو جائے۔ وہ اپنی حالت میں تو ذرا بھی تبدیلی پیدا نہ کریں اور ریاست اسلام قبول کر کے اور اسلامیت کا نقاب ڈال کر اپنی مٹی خراب کرنے کے لئے میدان میں آ جائے۔ اسلامی ریاست کا مطالبہ تو اس وقت صحیح ہوتا جب پاکستان کے لوگ حکمرانوں سے یہ کہتے کہ ہم میں اب کوئی شخص ایسا نہیں رہا جو شراب نوشی کرتا ہو۔ یا جوا کھیلتا ہو یا سود لے کر غریبوں کا خون چوستا ہو۔ یا بے حیائی کے کاموں میں شریک ہوتا ہو۔ یا چکلوں میں جا کر اپنی عفت کو برباد کرتا ہو۔ لہٰذا حکمرانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی ریاست قائم کر دیں۔ مگر ہم نے نہیں سُنا کہ پاکستان کے لوگوں نے اپنی زندگی کو مقدس بنا کر اسلامی ریاست کا مطالبہ کیا ہو۔ اب فرض کرو تبدیلی کے بغیر ہی اسلامی ریاست قائم کر دی گئی۔ اور عوام میں وہی برائیاں موجود رہیں جو اوپر گنائی گئی ہیں۔ تو مسلمانوں کو صرف نام کی تبدیلی سے کیا فائدہ ہو گا؟ البتہ اس کا بہت بڑا نقصان یہ ہو گا کہ اسلام بدنام ہو جائے گا۔ اور دنیا کے لوگ انگلیاں اٹھا کر کہیں گے۔ کہ دیکھو ایک اسلامی ریاست میں کیا کیا ہو رہا ہے۔ کیا اسلام نے ایسی ہی تعلیم دی ہے کہ شراب خانوں میں چہل پہل رہے۔ اور چکلوں کی رونق میں فرق نہ آنے پائے (رہا یہ شبہ) اگر کسی کو یاد نہ آتا ہو۔ تو وہ عہد اول کی اسلامی ریاست کا تصور کرے۔ اس وقت کے مقدس لوگ چلتی پھرتی شریعت تھے۔ اور ان کا ہر عمل اسلامی تعلیم کا آئینہ دار تھا۔ لہٰذا ان کی اسلامی زندگی پر ہی اسلامی ریاست کا اطلاق ہوا۔ یہ بات نہ تھی۔ کہ مسلمانوں کی زندگی الگ ہو اور اسلامی ریاست الگ۔ ان کی زندگی ہی اسلامی

(باقی دیکھیں صفحہ سات پر)

# کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

## رشتہ داروں سے حسن سلوک

عن ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی واحسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفھم الملّ ولا یزال معک من اللہ ظھیر علیھم ما دمت علی ذالک۔ (صحیح مسلم)

**ترجمہ:۔** حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے بعض رشتہ دار ہیں میں ان سے ملتا ہوں۔ لیکن وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں اور میں ان سے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں ان سے بردباری کرتا ہوں اور وہ مجھ پر زیادتی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر معاملہ اس طرح ہے۔ جس طرح تم نے بتایا ہے۔ تو تو گویا ان کے منہ میں خاک ڈال رہا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارا اسوقت تک مددگار ہوگا۔ جب تک تم اس حالت پر قائم رہوگے۔

# جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (بروز اتوار۔ سوموار اور منگل) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہونے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

---

**ولادت** "خاکسار کے ہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۹/۱۲ کو چوتھی بچی عطا کی ہے۔ احباب نومولود بچی کی درازی عمر اور نیک بخت ہونے کے لئے دعا فرمادیں (خاکسار:۔ قاضی رشید الدین واقف زندگی ربوہ)

## پتہ مطلوب ہے

میاں اسلم وحید صاحب بی اے سٹوڈنٹ جو کہ پہلے ۱۲۰ ریواز ہوسٹل اسلامیہ کالج لاہور میں تھے ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو لوگ ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمادیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمادیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

---

## درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ میو ہسپتال البرٹ وکٹر وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ آپ کے بائیں بازو پر گذشتہ ماہ فالج کا حملہ ہوا تھا۔ احباب مکرم صوفی صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد سے جلد صحت کاملہ عطا فرمادے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ حمید احمد اختر لاہور

۲۔ میرے لڑکے محمد ہادی فاروقی کی صحت اور کامیابی کے لئے احمدی دوستوں سے درخواست دعا ہے۔ اور خود میں بھی بیمار رہتا ہوں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ دیوے۔

(محمد صادق فاروقی سکرٹری تعلیم و تربیت تنبور)

---

**زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔**

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## لکل داء دواء کا مفہوم

"یہ بات ٹھیک نہیں کہ بعض اخلاق کے تبدیل پر انسان قادر ہے اور بعض پر نہیں۔ نہیں نہیں ہر ایک مرض کا علاج موجود ہے لکلِ داءٍ دواءٌ۔ افسوس لوگ آپؐ کے اس مبارک قول کی قدر نہیں کرتے اور اس کو صرف ظاہری امراض ہی تک محدود سمجھتے ہیں۔ یہ کس قدر نادانی اور غلطی ہے۔ جس حال میں ایک فانی جسم کے لئے اس کی اصلاح اور بھلائی کے کل سامان موجود ہیں۔ تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ انسان کی روحانی امراض کا مداوا اللہ تعالےٰ کے حضور کچھ بھی نہ ہو؟ ہے۔ اور ضرور ہے۔

یہ ایک واقعی اور یقینی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں۔ لیکن جو کسل اور سستی سے کام کرتے ہیں۔ اور وہ آخر کار ہلاک ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات)

# الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے حصوں کے خریداروں کیلئے خاص رعایت

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے قیام کا سب سے بڑا مقصد اسلامی لٹریچر کا تیار کرنا ہے۔ اس لئے جو دوست اس کے حصے خرید کر اس مقصد کے حصول میں ممد ہوں گے۔ وہ یقیناً اللہ تعالےٰ سے بھی اجر پائیں گے۔ جن احباب نے اس کے حصے خریدے ہیں۔ ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ مرزا حفیظ احمد صاحب نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۵۰ حصص ۲۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ناظر اعلےٰ۔ ۳۔ عزت مآب جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ۴۔ میاں محمد اقبال صاحب یونائیٹڈ بس سروس سرگودہا۔ ۵۔ چوہدری محمد تقی صاحب بار ایٹ لاء سیالکوٹ ۶۔ ڈاکٹر فرزند علی خانصاحب۔ ۷۔ میجر ڈاکٹر محمد شاہنواز خانصاحب۔ ۸۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ۹۔ میجر ڈاکٹر سراج الحق خانصاحب۔ ۱۰۔ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب سندھ۔ ۱۱۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ڈویژنل میڈیکل آفیسر۔ ۱۲۔ میاں غلام حیدر صاحب راولپنڈی۔ ۱۳۔ چوہدری عبدالحکیم خاں صاحب سرگودھا۔ ۱۴۔ سید ظہور احمد صاحب پی۔ ایس۔ سی۔ ۱۵۔ ملک محمد اشفاق صاحب گوندل ۱۶۔ ملک بشیر احمد صاحب تاجر۔ ۱۷۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور ۱۸۔ فضل الدین صاحب ٹھیکیدار۔ ۱۹۔ محمد یوسف خاں صاحب ٹھیکیدار۔ ۲۰۔ سیٹھ عبدالکریم صاحب ۲۱۔ سیٹھ اللہ جوایا صاحب۔ ۲۲۔ ایم عبدالرحیم صاحب پراچہ۔ ۲۳۔ شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز کوئٹہ ۲۴۔ کیپٹن چوہدری نظام الدین صاحب وغیرہ قریباً ۲ صد سے زائد دوستوں نے حصص خریدے ہیں۔ جزاھم احسن الجزاء۔

جن دوستوں نے فارم کے ساتھ دو روپے بھیجے تھے۔ وہ بقیہ تین روپے ادا کریں تا ان کے نام ان کے حصے الاٹ کئے جا سکیں۔ اور جن دوستوں نے حصص خریدنے کے لئے وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ اپنے وعدے کو جلد تر پورا کریں۔

ساڑھے تیرہ ہزار حصص میں سے چار ہزار حصص قابل فروخت باقی ہیں۔ جو دوست اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے اپنے دل میں تڑپ رکھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ جلد از جلد الشرکۃ الاسلامیہ کے حصص خریدیں۔ ایک حصہ کی قیمت بیس روپے ہے۔ جو چار قسطوں میں وصول کی جائے گی۔ پہلی قسط پانچ روپیہ کی ہے

## حصص خریدنے والوں سے خاص رعایت

کمپنی نے ضیاء الاسلام پریس خرید لیا ہے۔ اور وہ کام کر رہا ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل کتب زیر طباعت ہیں۔ جو جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے انشاء اللہ تیار ہو جائیں گی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ سیرۃ خیر البشر۔ نبیوں کا سردار۔ سیر روحانی۔ مسئلہ وحی نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ۔ آخری چار کتابیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تالیف کردہ ہیں۔ امریکہ میں اسلام اور آنحضرت صلعم کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان۔ ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت۔

وہ دوست جنہوں نے کمپنی کے بیس یا بیس سے زائد حصے خریدے ہیں۔ ان سے کمپنی کی تیار کردہ کتب کی قیمت ۲ ار فی روپیہ اور جنہوں نے بیس سے کم خریدے ہیں۔ ان سے ایک آنہ فی روپیہ تا اعلان ثانی کم وصول کی جائے گی۔

(چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

## گوجرانوالہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۹ رنومبر اولاً احمدیہ مسجد کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ بعد دوپہر بذریعہ لاؤڈ سپیکر جلسہ کے انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ سوا چھ بجے یہ مبارک جلسہ احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم جناب میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا تلاوت و نعت کے بعد جناب صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت واضح فرمائی۔ پھر مکرم مولوی محمد حسین صاحب مولوی فاضل نے تقریر فرمائی۔ اور ان کے بعد مکرم غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبل از دعوے نبوت اور بعد از دعویٰ نبوت زندگی کے متعلق حضور کے منکرین اور ماننے والوں کی عینی شہادتیں پیش کیں۔ اسکے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے اخوت اور رواداری کے موضوع پر تقریر کی۔ بالآخر جناب صدر صاحب نے فرمایا۔ کہ دنیا میں قیام امن کے لئے کئی تحریکیں مثلاً لیگ آف نیشنز وغیرہ اٹھیں۔ اور لوگوں نے ان سے امیدیں بھی وابستہ کیں۔ لیکن بالآخر وہ فیل ہوئیں اور دنیا میں امن قائم نہ ہوسکا۔ آج بھی کئی جماعتیں قیام امن کی دعویدار ہیں۔ لیکن خصوصاً اسلامی ممالک کی حالت دن بدن ابتر ہورہی ہے جس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ قیام امن کی مدعی جماعتیں خود قیام امن کے لئے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ اصولوں کی خلاف ورزی کررہی ہیں۔ اور تا وقتیکہ وہ خود ان کی عملاً پابند نہیں ہوتیں۔ دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہوسکتا۔ پونے دو گھنٹے کی کارروائی کے بعد بخیر و خوبی اجتماعی دعا پر ختم ہوئی۔

عبدالرحمٰن صابر
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ



بقیہ صفحہ ۵

## اسلامی ریاست کا مطالبہ کرنے سے پہلے اپنی زندگیوں کو اسلامی بناؤ

ریاست بنی اور ان کی نیکیوں ہی نے ایسا ڈھانچہ بنایا جس میں خود بخود اسلامی رنگ بھر گیا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے برطانیہ کی جمہوریت، وہاں کے لوگوں کو جمہوریت نہیں دی گئی۔ بلکہ خود لوگوں نے جمہوریت کو جنم دیا یعنی ان کا کردار ہی جمہوریت کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، کہ لوگ اسی کو جمہوریت سے تعبیر کرنے لگے۔ بخلاف ان ممالک کے جن کے باشندوں میں جمہوریت کے آثار نہ تھے۔ مگر ان پر جمہوریت باہر سے تھوپی گئی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ جمہوریت کامیاب نہ ہوسکی۔ یہی حال اسلامی ریاست کی تشکیل اختیار کرے گا۔ اور اس مطالبہ کی ضرورت ہی پیش نہ آئے گی کہ ریاست ہو تو اسلامی ہو، اور آئین بنے تو اسلامی بنے۔

ہمارے خیال میں ڈاکٹر خاں صاحب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ پہلے ایمان کی تو خبر لو۔ اور خود کو ایماندار بناؤ، پھر یہ کہتے ہوئے بھی اچھے لگو گے کہ ریاست بھی اسلامی ہی ہونی چاہیئے۔ اب اگر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ افراد کی اسلامی زندگی اسلامی ریاست کو جنم دیتی ہے۔ تو یہ خیال سمجھ سے بالاتر ہے کہ پہلے باہر اسلامی ریاست کے ستون قائم ہوں۔ اور پھر عوام سے کہا جائے کہ وہ ان کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ لیں۔ یعنی ریاست، عوام کو ایماندار نہیں بناتی، بلکہ ایماندار لوگ ہی ایسا چلن اختیار کرتے ہیں کہ اس پر اسلامی ریاست کا اطلاق ہونے لگتا ہے! ہمیں امید ہے کہ خانصاحب نے جو کچھ کہا ہے ہم نے اس کی تشریح میں کوئی غلطی نہیں کی ہوگی۔ اور سمجھدار لوگ بھی آسانی سے سمجھ لیں گے۔ کہ مسئلہ کی حقیقت کیا ہے۔

## کولمبو طاقتوں کے وزرائے اعظم کی کانفرنس
### پاکستان ایجنڈے پر غور کر رہا ہے

کراچی ۷ دسمبر:۔ جکارتا میں کولمبو طاقتوں کے وزرائے اعظم کا جو اجلاس اس مہینے کے آخر میں منعقد ہو رہا ہے۔ پاکستان نے اس کے ایجنڈا پر غور کرنا شروع کردیا ہے۔ اگرچہ افریقی ایشیائی کانفرنس کی طرف سے رسمی دعوت نامہ جاری نہیں کیا گیا۔ لیکن پاکستان بھی ان بارہ ممالک میں شامل ہے۔ جنہوں نے بنیادی طور پر کانفرنس کے اصولوں کو تسلیم کرلیا ہے۔

کولمبو طاقتوں کے وزرائے اعظم کے اجلاس میں زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ دوسری کونسی افریقی ایشیائی طاقتوں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ اور کس رنگ میں ان کا تعاون سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔ معتبر ذرائع کا کہنا ہے۔ کہ پاکستان یہ جاننے کے بعد حمایت کرے گا۔ کہ اس تنظیم کے پیش نظر کونسے اصول ہیں۔ اور ان کے کیا نتائج ہونگے۔ ذرائع کا کہنا ہے۔ کہ لنکا کے اس مطالبہ کو کہ اس کانفرنس میں اسرائیل کو بھی شریک کیا جائے۔ عرب ممالک کبھی۔ . . . . گوارا نہیں کریں گے۔ پاکستان بھی کانفرنس میں اس مطالبہ کی مخالفت کرے گا۔

پاکستان کسی ایسی کانفرنس کی حمایت میں پارٹی بننے کے لئے تیار نہیں۔ جس کا مقصد ایسے سیاسی جراثیم کو جنم دینا ہو۔ اور پاکستان کی طرف سے متعدد بار اس نظریہ کا اظہار کیا جاچکا ہے۔ پاکستان چاہتا ہے۔ کہ جکارتا کانفرنس میں ان مسائل کا جائزہ بھی لیا جائے۔ جو دو ممالک کے درمیان تنازع کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اور وہ باہم گفت و شنید سے گتھی سلجھانے میں ناکام رہے ہیں۔ اور باوجود امن عالم کے بلند بانگ دعوے کے یہ تنازعات سلجھنے میں نہیں آتے۔

---

٭ اور ان دو حضرات کے علاوہ تیسرا کوئی شخص اس اجلاس میں موجود نہیں تھا۔

## فوجی عدالت کی سفارش پر اخوان المسلمون توڑ دی گئی

قاہرہ ۷ دسمبر: مصر میں اخوان المسلمون ختم کردی گئی ہے۔ مصری انقلابی کونسل کے اس فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے مصری وزیراعظم کرنل ناصر نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ اقدام فوجی عدالت کی سفارش کے مطابق کیا گیا ہے۔ قاہرہ ریڈیو نے بتایا۔ کہ مصری خفیہ پولیس نے اخوان المسلمون کے چھ اور کارکنوں کو گرفتار کیا ہے۔ اور اخوان کے اسلحہ کے ذخیرے پر بھی قبضہ کیا ہے۔ یہ اسلحہ ایک کنوئیں میں سے پکڑا گیا ہے۔

## پاک بھارتی تنازعات پر نہرو غضنفر ملاقات

نئی دہلی ۷ دسمبر: پاک بھارتی تنازعات کے متعلق بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو اور پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی کے درمیان تبادلہ خیال ہوا۔ معتبر ذرائع کا کہنا ہے کہ دونوں سیاسی راہنماؤں کے درمیان براہ راست گفتگو کے طریقہ کے متعلق بحث ہوئی۔ یاد رہے کہ کراچی سے دہلی لوٹنے کے بعد راجہ صاحب نے پہلی دفعہ پنڈت نہرو سے ملاقات کی ہے۔ یہ گفتگو ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ ٭

## تحریک جدید کا ہفتہ ۱۰ تا ۱۷ دسمبر ۱۹۵۴ء

محترم نائب صدر صاحب اوّل کے مشورہ کے ساتھ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ تحریک جدید کا ایک ہفتہ منائیں۔ جس میں تحریک جدید کے نئے سال کے لئے دفتر دوم کے وعدے لئے جائیں۔ حضور کے ارشاد کے مطابق اس سال دفتر دوم میں اڑھائی لاکھ کے وعدوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ چونکہ بسا اوقات بعض ہنگامی حالات کے ماتحت سو فی صدی وعدے پورے نہیں ہوتے۔ اس لئے یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ حضور اقدس کی خدمت میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے چار لاکھ روپے کے وعدوں کی پیشکش کی جائے۔

بے شک بظاہر یہ ایک مشکل کام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کوئی بھی کٹھن گھاٹی ایسی نہیں ہے جو استقلال اور ہمت سے سر نہ کی جا سکتی ہو۔ اگر دنیا کی بلند ترین چوٹی کو چند دنیا دار لوگ سر کر سکتے ہیں۔ تو ایک معمولی مشکل کام کو چند باہمت اور جذبۂ اسلام اور احمدیت سے مخمور نوجوان کیوں نہیں کر سکتے۔ خدام الاحمدیہ اسلام کے سپاہی ہیں۔ انہوں نے ابھی بڑی بڑی مہمات کو طے کرنا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس وقت سے قبل اپنے نفسوں کو تیار کریں۔ اور اس قسم کی چھوٹی چھوٹی ریاضتوں کو نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام دے کر آئندہ کے لئے یہ ثابت کر دیں۔ کہ وہ آنے والے ہر بڑے کام کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار پاتے ہیں۔ اور ایک منٹ کے نوٹس پر بھی میدان عمل میں کود جانے کے لئے کوئی دقت محسوس نہیں کرتے۔

**خدام الاحمدیہ کے اس ہفتہ کے لئے ۱۰ دسمبر تا ۱۷ دسمبر ۱۹۵۴ء کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ اس ہفتے میں خدام جلسے کریں۔ وفد بنا کر سست خدام کے پاس جائیں۔ اور انہیں اس کام کے لئے تلقین کریں۔ وعدوں کی فہرستیں مکمل کریں۔ اور یہ یقین کر لیں۔ کہ ان کا ایک بھی خادم ایسا باقی نہیں رہا۔ جس نے اپنی توفیق کے مطابق اس جہاد میں حصہ نہ لیا ہو۔ چار لاکھ روپے کی یہ رقم صرف اس صورت......**

...... میں پوری ہو سکتی ہے۔ کہ ہر جماعت کا وعدہ گذشتہ سال کے وعدہ سے کم از کم دگنا ہو۔ اس لئے جب تک خدام گذشتہ سال کی نسبت دوگنا وعدہ مرکز میں نہ بھجوا لیں چین سے نہ بیٹھیں۔ شہری مجالس کے لئے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ اس ہفتہ کے دوران میں وہ اپنی جدوجہد کی رپورٹ ہر روز دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں بھجواتی رہیں۔ اور دیہاتی جماعتیں ہفتہ کے اختتام پر مکمل رپورٹ دفتر مرکزیہ میں بھجوائیں۔ نوجوان کمر ہمت کس لیں۔ اور اس کام کو مکمل کر کے دم لیں۔ خدام الاحمدیہ زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ (مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

بعض احباب غیر ضروری امور کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے تشریف لے آتے ہیں۔ اس طرح ضروری اور اہم امور کے لئے بہت تھوڑا وقت رہ جاتا ہے۔ آج کل بجٹ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید زیر غور ہے۔ اس کے لئے ایک دن عام ملاقاتوں کا وقت پہلے رکھا جاتا ہے۔ اور دوسرے دن بجٹ پہلے رکھا جاتا ہے۔ اور اگر وقت بچ رہے تو انفرادی ملاقاتیں ہو سکتی ہیں۔ مگر وہ بھی اہم اور ضروری نوعیت کی۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس امر کو ملحوظ رکھیں اور بلا ضرورت تشریف لا کر اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

## احباب اپنے غریب بھائیوں کیلئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض غریب بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں۔ جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں۔ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعملہ پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

## یورپ میں گڑبڑ ہوئی تو چین روس کی مدد کرے گا

برلن ۶ دسمبر۔ مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم نے مشرقی برلن میں اخباری نامہ نگاروں کو بتایا۔ کہ ماسکو کانفرنس میں کمیونسٹ چین کے شاہد نے یقین دلایا تھا۔ کہ اگر یورپ کے واقعات کے سلسلہ میں روس کو اپنے ساتھیوں کی امداد کی ضرورت ہوئی۔ تو چین ۱۹۵۰ء کے روس اور چین کے معاہدہ پر عمل کریگا۔

اگر مغربی جرمنی کو مسلح کرنے سے متعلق معاہدات پیرس کی توثیق کر دی گئی۔ تو ماسکو میں ایک اور کانفرنس طلب کی جائے گی۔ جس میں مغربی جرمنی کو مسلح کرنے سے پیدا ہونے والے خطرات پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے مشرقی جرمنی پولینڈ اور چیکوسلواکیہ میں قریبی تعاون پر زور دیا۔ اور کہا کہ مغرب کی طرف سے حملہ ہونے کی صورت میں یہ تینوں ملک ہی مصائب اور مشکلات کا شکار ہوں گے۔ انہوں نے کہا۔ اس بارہ میں تینوں ممالک کے درمیان فوراً مذاکرات شروع ہونے چاہئیں۔ میری حکومت جرمنی کو متحد کرنے کے سوال پر ہر وقت بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ مشرقی جرمنی آزاد انتخابات کے لئے کوئی شرط پیش نہیں کرتا۔

## عہد حاضر میں اخلاقی اقدار کے احیاء کی سخت ضرورت ہے

بمبئی ۶ دسمبر۔ نیشنل میرین کانگرس کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر رادھا کرشنن نائب صدر ہندیونین نے مذاہب عالم کی پر امن بقاء پر زور دیا اور کہا۔ کہ اس عہد کی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے۔ کہ اخلاقی اقدار کی تجدید کی جائے۔

دو بڑی جنگوں کے نتائج۔ ایٹمی اسلحہ کی بیشتر ساخت گیری یا ہنگامے اور اسی قسم کے دوسرے امور نے مستقبل کے تصورات کو مکدر کر دیا ہے۔ اور یہ سب مل کر ہمارے اخلاق اور اذہان پر اثر ڈال رہے ہیں۔ عہد حاضر میں انسانوں کے اتحاد کی ضرورت ہے اور اس اتحاد میں مذاہب بھی بڑی رکاوٹ ہیں۔ اگر مذاہب سے پاکیزگی نکل گئی۔ اور ایک مذہب کے پیروؤں نے دوسرے مذہب کے پیروؤں سے لڑنا شروع کر دیا تو تعمیر ناممکن ہو جائیگی۔

امرتسر ۶ دسمبر۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ایک ملاقات میں کہا کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے انتخابات میں اکالی دل کی کامیابی نے واضح کر دیا ہے۔ کہ سکھ پنجابی صوبے کے قیام کے مطالبہ پر متفق ہیں۔ کوئی بڑا منصوبہ میرے زیر غور نہیں۔ البتہ میں گوردواروں کے نظم و نسق کو بہتر بنانا چاہتا ہوں۔ جس کو ہمارے دشمنوں نے خراب کر دیا ہے۔

## اخوان المسلمین کے مرشد اعلیٰ کی سزائے موت عمر قید میں بدل دی گئی

قاہرہ ۶ دسمبر۔ مصر کی انقلابی کونسل نے اخوان المسلمین کے مرشد اعلیٰ حسن الہضیبی کی سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا ہے۔ اس امر کا اعلان قومی رہنمائی کے وزیر میجر صالح سلیم نے کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ مرشد اعلیٰ کی علالت، کمزوری اور بڑھاپے کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ انقلابی کونسل نے اخوان المسلمین کے دوسرے تمام لیڈروں اور کارکنوں کی سزا کے فیصلوں کی توثیق کر دی۔

## ملتان کے سیلاب زدوں کے لئے ساڑھے چار لاکھ کی تقاوی قرضے دیئے جائینگے

ملتان ۶ دسمبر۔ ملتان کے سیلاب زدوں میں لحاف تقسیم کرنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان سیلاب زدوں میں اکیس سو لحاف تقسیم کئے جائیں گے۔ جن کی مجموعی قیمت تیس ہزار روپے بنتی ہے۔ یہ لحاف ملتان ہی میں تیار ہوئے ہیں۔ پنجاب ریلیف کمیٹی نے لحافوں کے علاوہ تقسیم کے لئے تین ہزار چادروں کا کوٹہ بھی منظور کیا ہے۔ ملتان کے ایوان نے سیلاب زدوں کے لئے آٹھ ہزار سے زیادہ گرم پارچات اکٹھے کئے ہیں۔ ملتان کے ڈپٹی کمشنر مسٹر انصاری نے انکشاف کیا ہے۔ کہ صوبائی حکومت نے ملتان کے سیلاب زدوں کے لئے چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے تقاوی قرضے کی منظوری دے دی ہے۔

## مسٹر گرجا شنکر باجپائی چل بسے

بمبئی ۶ دسمبر۔ بمبئی کے گورنر مسٹر گرجا شنکر باجپائی دماغ کی رگ پھٹ جانے سے فوت ہو گئے۔ گورنر بمبئی کا جنازہ کل صبح اٹھایا گیا۔ ان کے احترام میں پاکستانی کرکٹ ٹیم اور بھارتی کرکٹ ٹیم کا میچ جو بمبئی میں ہو رہا تھا۔ منسوخ کر دیا گیا۔

## کراچی کی بڑھتی ہوئی آبادی

کراچی ۶ دسمبر۔ کراچی کی آبادی اگر اس رفتار سے بڑھتی رہی تو آئندہ پندرہ سال میں یہ آبادی دگنی ہو جائے گی۔ اموات و پیدائش کے اعداد و شمار دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کراچی کی آبادی میں ہر روز دو سو ساٹھ نفوس کا اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ کراچی کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر کراچی امپروومنٹ ٹرسٹ نے آئندہ ۵ سال میں تیس لاکھ افراد کی رہائش...

## محکمۂ ڈاک خوش اخلاقی کا ہفتہ منائیگا

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ محکمۂ ڈاک و تار نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۳ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک خوش اخلاقی سے پیش آنے کا ہفتہ منایا جائے۔ اس خاص ہفتہ میں محکمہ متعلقہ کے افسران ڈاک خانوں اور تار گھروں میں روزانہ چند گھنٹے گزارا کریں گے۔ تاکہ عوام کی امداد کریں اور انہیں ڈاک خانہ اور تار گھر کے مختلف شعبوں کے متعلق معلومات مہیا کریں گے۔